13618-پانی کی موجودگی میں تیمم کرنے کا حکم

سوال

پانی موجود ہونے کی صورت میں تیمم کرنے کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اپنے پاس پانی موجود ہونے کے باوجود تیمم کرنے والے کا حکم کیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"یہ عظیم منکر کام ہے، اس پر تنبیہ کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ پانی کی موجودگی میں وضوء نماز صحیح ہونے کی شروط میں سے ایک شرط ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو جب تم نماز ادا کرنے لگو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں پر مسح کرو، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ اور اگر تم جنبی ہو تو پھر طہارت و پاکیزگی اختیار کرو، اور اگر بیمار ہو یا پھر سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی ایک پیشاب اور پاخانہ کرے، یا پھر اپنی بیوی سے جماع کرے اور پانی نہ پائے تو پھر پاک مٹی کے ساتھ تیمم کرتے ہوئے مٹی کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھ پر مسح کرے}.

اور صحیحین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے کسی ایک کی بھی بے وضوء نماز قبول نہیں ہوتی حتی کہ وہ وضوء کرلے"

اللہ سبحانہ وتعالی نے پانی نہ ملنے، یا پھر بیماری کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم کو وضوء کے قائم مقام بنایا اور مباح کیا ہے.

اس کی دلیل مندرجہ بالا آیت اور درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{اے ایمان والو جب تم نشہ میں مست ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک کہ تم اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو، اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو، اور اپنے چہرے اور ہاتھ مل لو، بے شک اللہ تعالی معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے}.النساء (43)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو دیکھا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ تھلگ ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا:

تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی؟

اس شخص نے جواب دیا: میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم مٹی استعمال کرلو تمہارے لیے یہی کافی ہے"

متفق علیہ.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ پانی کی موجودگی اور اس کو استعمال کرنے کی استطاعت ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں، بلکہ مسلمان شخص جہاں بھی ہو اس کے لیے اپنی جنابت دور کرنے اور وضوء کرنے کے لیے پانی استعمال کرنا واجب ہے، جبکہ وہ پانی استعمال کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور معذور نہ ہو، لیکن اگر اسے کوئی عذر ہے تو پھر تیمم کافی ہے.

تو اس طرح اس کی نماز صحیح نہیں، کیونکہ نماز صحیح ہونے کی شرائط میں سے استطاعت ہوتے ہوئے پانی کے ساتھ طہارت کی شرط مفقود ہے.

بہت سے بادیہ نشین اللہ تعالی انہیں ہدایت دے اور دوسرے افراد جو سیر و سیاحت کے لیے جاتے ہیں تیمم کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس پانی بہت ہوتا ہے، اور پانی تک پہنچنا بھی آسان اور میسر ہے، بلاشک و شبہ یہ بہت عظیم تساہل اور قبیح عمل ہے، شرعی دلائل کے مخالف ہونے کی باعث اس کا ارتکاب کرنا جائز نہیں ہے.

انسان تیمم اس وقت کر سکتا ہے جب وہ پانی سے دور ہو، یا پھر اس کے پاس اتنا ہی پانی باقی ہو جو صرف اس کے پینے اور اس کی اپنی اور اپنے اہل و عیال اور جانوروں کی زندگی بچانے کے لیے ہو، اور کہیں قریب پانی نہ ملے، اس لیے ہر مسلمان شخص کو اپنے سب معاملات میں اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور اللہ نے اس پر جو واجب اور فرض کیا ہے اس پر عمل کرے.

ان واجب کردہ امور میں استطاعت ہوتے ہوئے پانی کے ساتھ وضوء کرنا بھی شامل ہے، اور اسی طرح اس پر حرام کردہ اشیاء سے اجتناب بھی لازم ہے، اس میں پانی کی موجودگی اور اس کے استعمال کی استطاعت ہوتے ہوئے تیمم کرنا بھی شامل ہے.

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو دین اسلام کی سمجھ اور دین پر ثابت قدم رہنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہم سب کو اپنے نفسوں کے شر اور ہمارے برے اعمال سے محفوظ رکھے، یقینا اللہ تعالی بڑا ہی سخی اور کرم والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.